بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۸ امان ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۶

284

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کھانسی ابھی ہے لیکن طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۷ مارچ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کو کچھ ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدّ ظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بھی توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب نے رنگون سے اطلاع دی ہے کہ وہاں ایک غیر از جماعت دوست مسمی سے یو صاحب ایک عجیب ابتلا میں پھنسے ہیں جس کے اثرات انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ وہ زیرِ تبلیغ ہیں۔ تمام احباب اور درویشان قادیان ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کے ابتلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی بہاولپور کے بائیں کان کا پردہ تیز بخار، کھانسی اور نزلہ کے کان کی طرف دباؤ کی وجہ سے پھٹ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے مولوی صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں فضل الرحمٰن صاحب طاہر ابن محترم قاضی عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز کا نکاح عزیزہ منصورہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ربوہ کا شماریاتی جائزہ

آج کل شعبہ شماریات تعلیم الاسلام کالج کے تحت طلباء ربوہ کا شماریاتی جائزہ لے رہے ہیں۔ اہالیانِ ربوہ سے گزارش ہے کہ طلباء سے پورا پورا تعاون فرمائیں

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سفر بھی دین کی نیت سے ہی کرنا چاہیئے کسی اَور غرض کے ماتحت نہیں

انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کی طرف ہو

۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء بعد عصر کے وقت حضرت اقدسؑ تشریف لائے تو احباب میں سے ایک نے خواجہ کمال الدین صاحب کی وساطت سے سوال کیا کہ دربارِ دہلی میں شامل ہونے کا بہت شوق ہے۔ اگر اجازت ہو تو ہو آؤں۔ میں دل کو بہت روکتا ہوں۔ مگر پھر بھی خیال غالب رہتا ہے کہ ہو آؤں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

"ہو آویں کیا حرج ہے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک دفعہ خیال آیا کہ سفر کو جانا چاہیئے۔ پھر سوچا کہ کس واسطے جاؤں تو سمجھ میں نہ آیا کہ کس ارادہ اور نیت سے جانا چاہتے ہیں۔ اس لئے پھر ارادہ ترک کیا حتیٰ کہ سفر کا خیال غالب آیا اور آپ جب اسے مغلوب نہ کر سکے تو اس کو ایک تحریکِ الٰہی خیال کر کے نکل پڑے اور ایک طرف کو چلے۔ آگے جا کر دیکھتے ہیں کہ ایک درخت کے تلے ایک شخص بے دست و پا پڑا ہے۔ اس نے ان کو دیکھتے ہی کہا کہ اے جنید میں کتنی دیر سے تیرا منتظر ہوں تو دیر لگا کر کیوں آیا۔ تب آپ نے کہا کہ اصل میں تیری ہی کشش تھی جو مجھے بار بار مجبور کرتی تھی۔ تو اسی طرح ہر ایک امر میں ایک کشش قضا و قدر میں مقدّر ہوتی ہے۔ وہ پوری نہ ہو تو آرام نہیں آتا۔ آپ سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اس کا رجوع دین کا ہو۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے کہ کچھ پہلو دین کا حاصل ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا۔ پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپؐ وہاں تشریف لے چلیں تو آپؐ کے قدموں سے برکت ہو۔ جب وہاں حضرتؐ گئے تو آپؐ نے ایک دریچہ دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰۶ و ۳۰۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۸ء

"افریقہ میں تبلیغِ اسلام کے شاندار مواقع"

لاہور کے ایک روزنامہ میں حال ہی میں "افریقہ کی اکثریت محرومیوں کا شکار ہے" کے زیرِ عنوان ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے جس میں افریقی مسلمانوں کے موجودہ سیاسی اور معاشی مسائل پر تبصرہ کرنے کے علاوہ وہاں کے مذہبی حالات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں وہاں فی زمانہ عیسائیت کی ناکامی اور اس کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے مضمون نگار رقمطراز ہے:۔

"افریقی عوام میں قوم پرستی کی نشوونما اور ان میں سیاسی شعور کی بیداری نے عیسائیت کے خلاف اضطراب اور ذلّت و حقارت کے جذبات پیدا کئے ہیں۔ یہ احساسات کلیسا کے غیر فطری اور فرسودہ عقائد کے خلاف عملی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ ہزاروں افریقی مایوسی کے عالم میں گرجاؤں کو چھوڑتے جا رہے ہیں۔ وہ یا تو اپنے آباؤ اجداد کے عقائد اختیار کر رہے ہیں۔ یا پھر کسی بھی عقیدہ کے بغیر زندگی گزارنے لگتے ہیں۔"

مضمون نگار نے ان حالات میں وہاں منظم طریق پر اسلام کا پیغام پہنچانے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"افریقہ میں اس وقت اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جو شاندار مواقع موجود ہیں وہ دنیا بھر میں اور کہیں نہیں۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ دنیائے اسلام ان مواقع کی طرف توجہ نہیں دے رہی۔"

اس میں شک نہیں آج افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے شاندار مواقع موجود ہیں۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھا کر افریقی عوام تک اسلام کا پیغام پہنچانا اور انہیں اسلام کا حلقہ بگوش بنانا دنیا بھر کے مسلمانوں کا اولین فرض ہے۔ ہمیں اس بارہ میں مضمون نگار سے پورا پورا اتفاق ہے۔ بات یہی ہے کہ جس قدر وسیع پیمانہ پر اس وقت افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کی جائے گی اتنی ہی زیادہ سرعت کے ساتھ وہاں اسلام غالب آئے گا۔ اور اتنی ہی جلدی وہاں سے عیسائیت اور اس کے اثر و نفوذ کا خاتمہ ہوگا۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ جس کے بارہ میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔

البتہ اس بارہ میں ہم یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ افریقہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی ضرورت بوجوہ صرف آج ہی پیدا نہیں ہوئی ہے۔ وہاں اسلام کا پیغام پہنچانے کی اُس وقت بھی اشد ضرورت تھی جب مغرب کی عیسائی طاقتوں کے سیاسی غلبہ و استیلاء کے بل پر وہاں عیسائیت اپنے پاؤں جما رہی تھی اور وہاں مجبور و محکوم عوام اور بالخصوص مسلمانوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنایا جا رہا تھا۔ چنانچہ آج سے قریباً نصف صدی قبل جبکہ افریقہ میں عیسائیت اپنے پورے عروج پر تھی اور اپنی تعلیمی اجارہ داری سے ناجائز فائدہ اٹھا کر عیسائی مشنوں نے اس براعظم میں وہاں عیسائیت کو فروغ دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی، اور اپنی ان کامیابیوں پر خوش ہو ہو کر وہاں پادری یہ بلند بانگ دعوے کر رہے تھے کہ اب افریقہ سے اسلام کو نیست و نابود کرنا عیسائیت کے لئے نسبتاً بہت زیادہ آسان ہے، تو اس وقت اپنے سینہ میں ایک دردمند دل رکھنے والا حق کا فدائی اور اسلام کا شیدائی اس اندوہناک صورتِ حال پر تڑپ اٹھا۔ اس مردِ خدا نے افریقہ سے ہزاروں میل دور اور بے سر و سامان ہونے کے باوجود دیگر براعظموں کی طرح اس تاریک براعظم میں بھی اسلام کا دفاع کرنے اور عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ صاحبِ عزیمت، یہ اولوالعزم انسان جس نے تن تنہا عیسائیت کے اس چیلنج کو قبول کیا امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ تھے۔

یہ آپ ہی تھے جنہوں نے ۱۹۲۱ء سے افریقہ کے مختلف ممالک میں اسلام کے سرفروش مجاہد بھیجنے شروع کئے جنہوں نے انتہائی ناساعد حالات میں آپ کی ہدایات اور سکیموں کو عملی جامہ پہنا کر وہاں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم کئے۔ یہ آپ ہی کی کامیاب قیادت اور ان سرفروش مجاہدین اسلام کی بے لوث خدمات اور ان تھک جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ آج کینیا، تنزانیہ، یوگنڈا، سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، لائبیریا، گیمبیا، ٹوگولینڈ اور آئیوری کوسٹ وغیرہ ممالک میں نہایت مضبوط اسلامی مشن قائم ہیں جن کے ذریعہ اب تک وہاں لاکھوں کی تعداد میں عیسائیوں اور دیگر مشرکوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنایا جا چکا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں نئی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں، وہاں کی مقامی زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم شائع کر کے انہیں بہت وسیع پیمانہ پر پھیلایا جا رہا ہے، مسلمانوں کے درجنوں پرائمری اور سیکنڈری سکول کامیابی سے چلائے جا رہے ہیں جن سے مسلمان نوجوان فارغ التحصیل ہو ہو کر اپنے اپنے ملک میں اہم اور ذمہ دار عہدوں پر فائز ہونے کے قابل بنتے جا رہے ہیں۔ افریقہ میں تبلیغِ اسلام کی یہ عظیم الشان مہم جس کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زیرِ قیادت ۱۹۲۱ء میں ہوا تھا۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی قیادت اور راہ نمائی میں زور و شور سے جاری ہے۔

اس صورتِ حال پر جہاں ایک طرف وہی پادری صاحبان جو آج سے نصف صدی قبل افریقہ کو عیسائیت کے لئے فتح کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے اب اپنی ناکامی اور اسلام کی روزافزوں ترقی پر گھبرا اٹھے ہیں وہاں دوسری طرف مسلمانوں کے سربرآوردہ لیڈر اسلام کے حق میں اس امید افزا صورتِ حال پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ان شاندار اسلامی خدمات کو سراہ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں افریقہ میں عیسائیت جس بُری طرح ناکام ہو رہی ہے اور اسلام جس تیز رفتاری سے وہاں پھیلتا جا رہا ہے اس کے متعلق خود عیسائی مفکرین اور پادریوں کے اعترافات اکثر افریقہ اور یورپ و امریکہ کے اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ذیل میں ہم مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر افریقہ کے ایک سربرآوردہ مسلمان لیڈر کا بیان درج کرتے ہیں جس میں انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف کر کے انہیں نہایت شاندار الفاظ میں سراہا ہے۔

جمہوریہ سنیگال کے صدر مسٹر ایمی لشی عبداللہ عثمان جب ۱۹۶۱ء میں سرکاری دورہ پر گھانا تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں احمدیہ مشن کا بھی معائنہ فرمایا۔ آپ نے اس موقعہ پر مشن کی کتابِ زائرین میں مشن کی عظیم الشان تبلیغی مساعی اور اسلامی خدمات کے متعلق حسب ذیل تاثرات اپنے قلم سے رقم فرمائے۔ آپ نے لکھا:۔

"مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ گھانا میں نہ صرف ایک مسلم تبلیغی مشن برسرِکار ہے بلکہ اس کو نمایاں اور عظیم الشان کامیابی بھی نصیب ہو رہی ہے۔ فی زمانہ اسلام کی لازوال تعلیمات، اس کے مقدس نظریات اور اس کے عام فہم دلائل کو پھیلانے اور فروغ دینے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ منظم تبلیغی جدوجہد اور تربیت یافتہ مبلغین کی از حد قلت تھی۔ لہٰذا احمدیہ مشن کی مساعی سے آگاہی میرے لئے بہت خوشی کا موجب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میری دعا ہے کہ وہ ان عظیم کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنی تائید سے نوازے۔ موجودہ انسانیت کے پریشان کن حالات میں اسلام جو عظیم الشان خدمت بجا لا سکتا ہے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ مشن کی ان مساعی کو بنظرِ استحسان دیکھا جائے گا اور ان کی حمایت کی جائے گی۔ یہ عظیم الشان مساعی تعریف و توصیف اور تائید و حمایت کی بجا طور پر مستحق ہیں۔"

(ترجمہ از انگریزی بحوالہ اورفارن مشنز ص۷۱)

ایسے بے شمار بیانات میں سے ہم نے یہاں بطور نمونہ صرف ایک بیان درج کیا ہے۔ یہ اور اسی قسم کے دوسرے بے شمار بیانات افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بار آور ہونے پر گواہ ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ افریقہ کے موجودہ حالات میں جبکہ یورپ کی طرح وہاں بھی عیسائیت دن بدن ناکام ہوتی جا رہی ہے اگر اور زیادہ وسیع پیمانہ پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی جائے تو یقیناً وہاں بہت جلد اسلام غالب آ سکتا ہے۔ اور انشاء اللہ وہاں اسلام غالب آ کر رہے گا یہ الٰہی تقدیر ہے جس کے پورا ہونے میں کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی۔

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

٭ سکولوں، کالجوں اور گرجاؤں میں تقاریر ٭ لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ کارگزاری امریکہ مشن اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۷ء

(از مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکن مشن مقیم واشنگٹن)

(۲)

لٹریچر

دو کتابچوں اور اشتہارات پر مشتمل لٹریچر زیرِ طبع ہے۔ عام شاہراہوں پر اشتہارات تقسیم کئے جا رہے ہیں اور معلومات حاصل کرنے کے لئے ڈاک سے خطوط اور ٹیلیفون پر کالیں آ رہی ہیں معلومات حاصل کرنے والوں میں سے بعض نے ہمارے اجلاسوں میں شرکت شروع کر دی ہے۔

ایک لٹریری ایڈورٹائزنگ ڈائریکٹر "Religious Bodies of America" کے ایڈیٹر نے رابطہ قائم کر کے جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں معلومات حاصل کیں تاکہ ہماری جماعت کے نام کو بھی اس ڈائریکٹری میں شامل کیا جائے۔ یہ ڈائریکٹری تمام تعلیمی ادارہ جات اور لائبریریوں میں بھیجی جاتی ہے۔ اس کتاب میں ہماری جماعت کا مختصر سا ذکر کر کے احمدیت پر روشنی ڈالی جائے گی اور ہمارے اعتقادات کو بھی مختصر طور پر بیان کیا جائے گا۔

اجلاسات:۔ جماعت کی تعلیم کے لئے ہر منگل کی شام کو ایک کلاس لی جاتی ہے۔ اس کلاس میں نماز۔ یسرنا القرآن اور دوسرے بنیادی مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ اسی قسم کی کلاسیں واکیگن (Illinois) کے مشن میں بھی لی جاتی ہیں جہاں پر حال ہی میں ایک نیا مشن کھولا گیا ہے۔ ان کلاسز کے علاوہ ہر ہفتہ۔ اتوار کے روز ایک عام اجلاس باقاعدگی سے ہوتا رہا جس میں لیکچرز وغیرہ دئے جاتے رہے۔

دفتری کام:۔ ہمارا دفتر شکاگو شہر کے وسط میں ہر روز کھلتا ہے جہاں سے معلومات حاصل کرنے والوں کو معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ بہت سے لوگ ٹیلیفون پر کال کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں یا دفتر میں لٹریچر کے حصول کے لئے آتے ہیں پادریوں کے سکول کے کئی طلباء دفتر میں آئے اور اسلام پر معلومات اور لٹریچر حاصل کیا۔ بعض طلبہ جو کہ "بین المذاہب کلاس کا موازنہ" میں شرکت کرتے ہیں اور اس کے لئے مضامین لکھتے ہیں ان کی مدد کی گئی اور مواد مہیا کیا گیا۔

متفرق۔ مشورہ جات

مختلف امور میں جماعت کے ممبران کی مدد کی جاتی ہے۔ بہت سے پاکستانی طلباء کو داخلے اور امیگریشن جیسے معاملات میں دقتیں ہوتی ہیں ان کی راہنمائی کی جاتی ہے۔ بعض امریکن مسلمانوں کو حصولِ ملازمت کی دقتوں میں مدد دی جاتی ہے اور مفید مشورے دئے جاتے ہیں۔ ان امور میں مشورہ جات کے لئے ہمارا دفتر ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

مطالعہ:۔ کئی ایک پادریوں اور غیر مسلم مبلغین کی مطبوعات کا مطالعہ کیا گیا تاکہ چرچ کے رجحانات کا علم ہوتا رہے۔ مثلاً دوسرے مذاہب کے بارے میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی دلچسپی۔ اخلاقیات پر مختلف نظریات "خدا کی وفات" اور ایسے ہی متعلقہ مسائل کے بارے میں جو کہ عیسائیوں کے ساتھ بحث میں مدد دیتے ہیں کا مطالعہ جاری رکھا گیا۔ مذہبی امور پر لائبریری کی کئی ایک کتب پڑھی گئیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صلیب پر وفات کے نظریے کے بارے میں بہت سا تاریخی اور مذہبی مواد زیرِ مطالعہ رہا۔

نئی مسجد کی عمارت

شکاگو شہر کی حکومت کی طرف سے تعمیر و ترقی کے لئے کچھ زمین سستے داموں پر بیچنے کی سکیم بنی ہے جو کہ مختلف تنظیمات کو دی جائے گی۔ ہم نے بھی مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کے حصول کے لئے درخواست دی ہے احباب دعا کریں کہ ہمیں اس مقصد کے لئے زمین سستی مل جائے جبکہ عام حالات میں حصولِ جائداد کے لئے زمین خریدنا بے حد مشکل ہے۔

بیعت

تین افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے ان کی استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حلقہ واشنگٹن

خاکسار اس حلقے کا انچارج ہے اور امریکہ مشن کے جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی کام کر رہا ہے۔ اس حلقے کی کارروائی کا مختصر سا خاکہ قارئین کے لئے پیش ہے۔

تبلیغ:۔ انفرادی تبلیغ کا کام خدا کے فضل سے جاری رہا۔ واشنگٹن میں مختلف شاہراہوں پر اشتہارات اور کتابچے تقسیم کئے جاتے رہے۔ دوران تقسیم کئی ایک تاجر پیشہ احباب۔ طلباء اور ملازمین سے رابطہ پیدا کرنے کا موقع ملا جن کو اشتہارات دینے کے علاوہ ان سے مختصر سی گفتگو بھی ہوتی رہی اور مزید معلومات کے لئے ان کو مشن ہاؤس میں آنے کی درخواست کی جاتی رہی۔ کئی ایک افراد نے ٹیلیفون پر کال کر کے اسلام پر معلومات حاصل کیں اور لٹریچر کی خواہش کی جن کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

بیرونی شہروں سے واشنگٹن کی سیاحت کے لئے آنے والے لوگوں میں سے کئی ایک نے فون پر کال کر کے اسلام پر سوالات کئے جن کے جوابات دئے گئے اور ان کے دئے گئے پتہ جات پر لٹریچر بھجوایا گیا۔

ترسیل لٹریچر:۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں واشنگٹن سے باہر تقریباً ۹۰ احباب کو مختلف شہروں میں لٹریچر بھجوایا گیا۔ ان میں سے قابلِ ذکر ۱۰ امریکن ڈاکٹر ہیں جن کے پتہ جات ایک پاکستانی احمدی ڈاکٹر نے مہیا کئے۔

اسی طرح جارجیا سٹیٹ کی ایک یونیورسٹی سے اسلام پر لٹریچر کی مانگ آئی جو بھجوا دیا گیا۔ کیلیفورنیا سٹیٹ سے لاس اینجلس سٹی کالج کی طرف سے بھی لٹریچر کی مانگ آئی ان کو بھی بھجوایا گیا۔ کئی ایک ہائی سکول کے طلباء لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف سے بھی فون پر لٹریچر کا مطالبہ آیا جن کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

مشن ہاؤس:۔ ۲۵ کے قریب افراد مشن ہاؤس میں برائے حصولِ معلومات آئے۔ ان سب سے اسلام اور عیسائیت پر گفتگو ہوتی رہی جو کافی دلچسپی کا باعث رہی۔ روانگی کے وقت مزید مطالعہ کے لئے ان کو لٹریچر دیا گیا۔

پبلسٹی:۔ مقامی روزانہ اخبار میں ہماری جماعت کے بارے میں ہفتہ وار اشتہار باقاعدگی سے چھپتا رہا جس کو پڑھ کر کئی ایک احباب نے فون پر کال کر کے معلومات حاصل کیں اور کئی دوسرے دوست مشن ہاؤس میں آئے۔ ڈیٹن کے ایک اخبار ڈیٹن ڈیلی نیوز کے ایک رپورٹر نے ڈیٹن کی مسجد کے بارے میں آرٹیکل لکھنے کے لئے خاکسار کو فون کیا۔ پندرہ منٹ تک فون پر گفتگو ہوتی رہی اور رپورٹر کے سوالات کے جوابات دئے گئے یہ رپورٹ بعد میں ڈیٹن کے اس اخبار میں نمایاں طور پر چھپ بھی گئی۔

واشنگٹن کے دو اخبارات کی رپورٹرز

نے فون پر کال کر کے احمدیت اور دوسرے مسلم گروپوں کے بارے میں نمایاں امتیازات کے بارے میں سوالات کر کے معلومات حاصل کیں۔

بالٹی مور مشن کے دورے پر متعدد مرتبہ جانے کا موقع ملا۔ وہاں کی مقامی جماعت کے کام میں مدد کی گئی۔ ان کے تعلیمی پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اور تبلیغی کام میں ترقی کے لئے مشورہ دیا گیا اور دوسرے تربیتی امور پر لیکچر وغیرہ دئے جاتے رہے۔ وہاں کے مشن کے بعض ممبران کے گھروں پر بھی گیا اور انفرادی طور پر اسلامی امور پر روشنی ڈالنے کا موقع ملتا رہا۔

دفتر:- خاکسار دفتر میں کئی گھنٹے روزانہ کام کرتا رہا۔ اندرونی اور بیرونی ڈاک کے جوابات دئے جاتے رہے۔ چونکہ امریکہ مشن کا سیکرٹری مال بھی میں ہی ہوں اس لئے حسابات وغیرہ رکھنا اور چندہ جات کی فراہمی اور مالی ترقی کے لئے جدوجہد کرتے رہنا بھی خاکسار کے کام میں شامل ہے۔ بہت سا وقت مالی امور میں بھی خرچ کیا جاتا رہا۔ تحریکِ جدید کے نئے سال کے شروع ہونے پر تقریباً ۱۰۰ افراد کو ذاتی خطوط وعدہ جات کرنے کے لئے لکھے گئے۔ بقایاداران کو تحریری طور پر یاددہانیاں کرائی گئیں جن کا بڑا حوصلہ افزا نتیجہ نکلا۔

اجلاسات

ہر اتوار کو پبلک اجلاسوں کا انعقاد باقاعدگی سے ہوتا رہا جس میں قرآن کریم اور حدیث کا درس دیا جاتا رہا۔ ممبران کی طرف سے اسلام کے مختلف موضوعات پر تقاریر ہوتی رہیں۔ ان اجلاسات میں کئی ایک غیر مسلمین بھی شرکت کرتے رہے۔

تعلیمی و تربیتی اجلاس

جماعت کی تعلیمی ترقی کے لئے ہفتہ میں ایک دن باقاعدہ کلاسیں لی جاتی رہیں جن میں یسرنا القرآن۔ قرآن کریم اور نماز وغیرہ کے اسباق دئے جاتے رہے۔ اسی طرح بچوں کی علیحدہ کلاسیں لی جاتی رہیں اور ان کو یسرنا القرآن نماز اور دوسرے بنیادی عقائد کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جاتی رہیں۔

کئی غیر از جماعت پاکستانی دوستوں کو بعض امور میں راہنمائی کا موقع ملا ان کو مختلف مقامات۔ دفتروں اور خرید و فروخت کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کا موقعہ بھی ملا جس کے لئے وہ بہت

(باقی کالم ۲ کے نیچے)

ایک نہایت قابلِ قدر حافظِ قرآن عالم کی رحلت

— محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل کا ذکرِ خیر —

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اللہ تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کو اس کی سب ضرورتوں کے مطابق افراد عطا فرمائے ہیں کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ مسیح موعودؑ کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا اور ضرورت کے مطابق اسے انصار و معاونین اور خدام عطا کرتا رہے گا۔ حضرت حافظ محمد رمضان صاحب فاضل سلسلہ کے ان خادموں میں سے تھے جنہیں احباب جماعت عرصۂ دراز تک یاد رکھیں گے اور ان کے رفع درجات کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔ حافظ صاحب مرحوم نے احمدیت کی آغوش میں پرورش پائی۔ نہایت غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مگر وہ گھر نورِ ایمان سے معمور تھا۔ ان کے والد ماجد مرحوم نے حافظ صاحب کو حفظِ قرآن کروایا اور خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا۔ یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ ان کے والد صاحب مرحوم اپنی زندگی میں اس خوشی کو حاصل کر گئے کہ ان کا بیٹا نہایت خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھتا ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ بیان کرتا ہے۔ اس کی تفسیر لوگوں کو سناتا ہے۔ یہ امر ایک مخلص احمدی باپ کے لئے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والا ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حافظ صاحب کے والد محترم میاں مولا بخش صاحبؓ اپنے بیٹے کو قرآن پاک پڑھتے سنکر بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ یہ ان کا حق بھی تھا کیونکہ ان کی قربانی پروان چڑھ گئی تھی۔

محترم حافظ محمد رمضان صاحب نے بڑی محنت سے قرآن پاک حفظ کیا۔ اس کا ترجمہ پڑھا عربی زبان سیکھی۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب یاد کیں۔ اور قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر دینی و علمی کتب سے نظم و نثر کا اتنا مجموعہ زبانی یاد کر لیا کہ وہ ہر اہم مضمون پر تقریر کر سکتے تھے اور اپنی ترتیل قرآن اور خوش الحانی کے باعث سامعین کو مسحور کر لیا کرتے تھے۔

ہمارے استاد اور سلسلہ احمدیہ کے ایک زبردست ستون حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے روحانی معارف و حقائق کے ساتھ ساتھ خوش الحانی کی غیر معمولی نعمت سے بھی نوازا تھا۔ آپ علوم کا ایک بحرِ ذخار تھے۔ ایک دفعہ میں نے دورانِ سبق آپ سے پوچھا تھا کہ آپ نے نظم و نثر کے اتنے شواہد اور حوالے کس طرح حفظ کر لئے ہیں تو آپ نے ایک لطیف واقعہ بیان کر کے اس کا جواب دیا۔ فرمایا کہ ایک دفعہ مصر سے ایک نئی کتاب آئی۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے مکرم سید عبدالمحی صاحب عرب کو فرمایا کہ آپ یہ کتاب حافظ روشن علی صاحب کو سنا دیں اور انہیں پانچ روپے دے دیں۔ یہ میری طالب علمی کا زمانہ تھا۔ حضرت حافظ صاحب فرماتے تھے کہ میں نے دل میں کہا کہ آئندہ کب نورالدینؓ پیدا ہو گا اور کون اس شفقت سے میرے لئے یہ اہتمام کرے گا اس لئے مجھے ایک دفعہ سنکر ہی یہ کتاب یاد کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے عرب صاحب سے وہ کتاب سنی اور اسے یاد کر لیا۔ یہ ہمارے محترم استاد کی زندگی کا ایک واقعہ تھا۔ اسی جذبہ سے آپ نے تمام علوم کو جذب کیا اور انہیں اپنے شاگردوں کو پڑھایا۔

محترم حافظ محمد رمضان صاحب اپنے ظرف کے مطابق حضرت حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ کے قدم پر چلے ہیں اور انہوں نے کافی حد تک اس رنگ کو اپنا لیا تھا جس سے طبیعت میں خوشی ہوتی تھی۔ ان کی قرأت قرآن پاک کو سننے کے لئے خاص اہتمام سے دوست حاضر ہوتے تھے۔

حافظ محمد رمضان صاحب نے ساری تربیت قادیان میں حاصل کی تھی۔ وہ ہمارے سامنے جوان ہوئے اور اعلیٰ رنگ میں خدمتِ دین کرتے ہوئے اپنے مولیٰ سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

عجیب اتفاق ہے کہ قادیان کے محلہ دارالرحمت میں بھی وہ میرے محلہ دار تھے مجھے برسوں اس محلہ میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ اور ان سے قرآن پاک سننے کا موقع ملا۔ ہجرت کے بعد ربوہ میں بھی ایک ہی محلہ دارالرحمت وسطی میں ہمارے مکان اکٹھے ہو گئے۔ ہمارے دونوں کے مکانوں میں پانچ چھ مکانوں کا فاصلہ ہے۔ میرے مکان سے محلہ دارالرحمت وسطی اور محلہ دارالرحمت غربی کی دونوں مسجدیں قریباً یکساں فاصلہ پر ہیں۔ میں ہر دو مسجد میں نمازیں ادا کرتا رہا ہوں اور دونوں مسجدوں میں درسِ حدیث بھی دیتا رہا ہوں۔ حضرت حافظ محمد رمضان صاحب مسجد دارالرحمت وسطی میں امام الصلوٰۃ مقرر تھے اور جمعہ کے روز فجر کی نماز میں عموماً سورۃ حم السجدہ اور سورۃ الدھر پڑھتے تھے میں بھی پورے التزام سے جمعہ کی فجر کی نماز ان کے پیچھے ہی پڑھا کرتا تھا۔ اور بھی کئی دوستوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ حافظ صاحب مرحوم کی اچھی اور مؤثر قرأت کی وجہ سے دُور دُور سے آجاتے تھے۔ حافظ صاحب مرحوم عالم باعمل تھے بہت دعاگو تھے۔ سلسلہ کے لئے نہایت غیرت مند تھے۔ کلمۂ حق کہنے میں بڑی جرأت رکھتے تھے طبیعت میں بڑی ظرافت تھی۔ موقعہ کے مناسب بہت سے لطائف بھی سنایا کرتے تھے۔ صحت نے جب تک اجازت دی مرکزِ سلسلہ اور بیرونی جماعتوں میں رمضان المبارک میں تراویح میں سارا قرآن مجید سناتے رہے اور آخر میں پڑھے گئے پارہ کا ترجمہ و مختصر مطلب بھی بیان فرماتے۔ اس دوران میں مناسب لطیفوں کے بیان سے جسمانی و ذہنی تکان کو بالکل دور کر دیتے تھے۔ اچھے عالم تھے۔ بہت سے نوجوانوں نے آپ سے علمِ دین سیکھا ہے۔ بیماری کے ابتدائی ایام میں بھی گھر پر شغلِ تدریس کو جاری رکھا۔ جب تک ممکن ہوا تمام نمازیں مسجد میں باجماعت ادا فرماتے رہے۔ بچوں کی تربیت کے لئے فکرمند رہتے تھے دعائیں بھی بہت کرتے تھے اور مناسب ذرائع بھی استعمال فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سات بچے عطا فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے قابلِ رشک باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو بھی اللہ تعالیٰ صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حافظ مرحوم ایسے وجود جماعتی رنگ رکھتے ہیں اور ان کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس سلسلہ کے لئے ایسے قابل اور بے لوث خادم عطا کرتا رہے جو ایثار و قربانی کا مجسمہ ہوں اور دین کو روشن کرنے والے ہوں۔ اللّٰھم آمین یارب العالمین۔

شکر گزار ہوئے۔ کئی ایک پاکستانی احمدی دوست واشنگٹن آنے پر مشن ہاؤس میں قیام پذیر ہوئے۔

ہماری واشنگٹن کی جماعت کے ایک امریکن احمدی دوست بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے۔ ان کی دماغ کی رگ پھٹ گئی تھی جس کی وجہ سے چار دن بیہوش رہنے کے بعد وہ انتقال کر گئے۔ ان کے جنازے اور تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا۔ اس دوست کی بیوی آجکل ہماری واشنگٹن کی جماعت کی لجنہ کی پریذیڈنٹ ہے اور مخلص احمدی خاتون ہیں خدا تعالیٰ ان کو صبر بخشے۔

قارئین سے جماعتِ احمدیہ امریکہ کے ممبران اور مبلغین کے لئے اور امریکہ میں اسلام کی جلد ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

286

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایثار خدمت اور اخوت کے ایمان افروز مظاہرے

(از مکرم عبدالغفور شمیم صاحب خالد ایم اے مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کے بابرکت جلسہ سالانہ کے موقع پر ملک کے گوشہ گوشہ سے ہزاروں کی تعداد میں احمدی احباب ٹرینوں اور بسوں کے ذریعہ سفر کر کے ربوہ کی مقدس بستی کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ ان میں معمر بزرگ بھی ہوتے ہیں کمزور اور بیمار احباب بھی۔ بچے بھی ہوتے ہیں اور خواتین بھی اس مبارک سفر کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو ہر ممکن مدد تعاون اور سہولت کے سامان بہم پہنچانے کی غرض سے اس دفعہ جلسہ سالانہ سے پیشتر مرکزی شعبہ خدمت خلق کی طرف سے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ایک سرکلر کے ذریعہ تاکید کی گئی کہ جتنے خدام جس گاڑی سے سفر کریں وہ ریلوے سٹیشنوں پر دوران سفر اور منزل مقصود پر پہنچنے تک باقاعدہ ایک تنظیم کے تحت ریل گاڑی کے ڈبے بانٹ کر مہمانوں کو ہر ممکن مدد اور سہولت اور دیکھ بھال کے فرائض ادا کریں۔ مثلاً مہمانوں کو ٹکٹ خرید کر دینا۔ سامان اٹھا کر گاڑی میں رکھنا نشست کی تلاش میں مدد دینا بوڑھوں اور کمزوروں کی دوران سفر ضروریات کا خیال رکھنا مشکوک لوگوں پر نگاہ رکھنا بچوں اور عورتوں کا خاص خیال رکھنا اور دوسرے خدمت خلق کے امور انجام دینا۔ اس تاکیدی سرکلر کی وجہ سے مجالس خدام الاحمدیہ نے اس مبارک سفر کے مہمانوں کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کا ہلکا سا جائزہ مجالس کی ماہانہ رپورٹوں سے لیا جا سکتا ہے۔ چند ایک رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

(۱)

مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ کے قائد رفیع الدین صاحب بٹ تحریر کرتے ہیں کہ امسال مہتمم خدمت خلق کی خصوصی تاکید کی وجہ سے باقاعدہ تنظیم کے تحت خاص توجہ سے کام کیا گیا۔ ۹ جنوری کو ٹھیک صبح پانچ بجے بستی کا ویگن واہ کینٹ سے بس روانہ ہوئی اور بار کا باری ہر احمدی گھرانے سے سواریاں حاصل کرتی ہوئی راولپنڈی کو روانہ ہوئی۔ پچاس کے قریب احباب سوار ہوئے۔ سامان چڑھانے اور اتارنے کا سارا کام خدام نے کیا۔ خدام کے جذبۂ خدمت کی وجہ سے اندازاً اڑھائی روپے فی کس بچت ہوئی راولپنڈی سٹیشن پر بھی خدام نے خوب سرگرمی کا مظاہرہ کیا اور سامان گاڑی تک لے جا کر نشستوں کا انتظام کیا۔ راستہ میں بھی احباب کو ہر ممکن مدد اور سہولت پہنچانے کی کوشش کی۔ جلسہ سے مستفیض ہونے کے بعد واپسی سفر میں جب تک کہ ہر دوست کو ان کے گھر کے دروازہ پر خیریت سے الوداع نہ کہی گئی۔ خدام معروف خدمت رہے۔ خدام کے جذبہ خدمت کے باعث محتاط اندازہ کے مطابق ہر دوست کے اندازاً ساڑھے چار روپے کی بچت ہوئی۔

(۲)

مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کے قائد ظفر احمد صاحب اور معتمد فلاح الدین صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ جنوری میں خدام کو خدمت خلق کے بیش از پیش مواقع میسر آئے۔ جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر سیالکوٹ سے ربوہ تک اور پھر واپسی کے لئے سپیشل ٹرینوں کے سلسلہ میں تمام ذمہ داری اور انتظام خدام الاحمدیہ کے سپرد تھا۔ جلسہ سے قبل جمعہ کے روز خدام کا اجلاس طلب کیا گیا۔ اور در پیش مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ پچاس سے زائد خدام نے جلسہ میں شرکت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ خود قائد صاحب مجلس سپیشل ٹرین کے منتظم بنے اور معتمد صاحب تمیلی نائب منتظم مقرر ہوئے۔ گاڑی کو قطعات سے خوب سجایا گیا۔ سمبڑیال کے ایک احمدی نوجوان ایم بی بی ایس ڈاکٹر گاڑی کے میڈیکل انچارج مقرر ہوئے۔ خدام سامان اپنے کندھوں پر اٹھاتے اور احباب کو موزوں نشستیں ڈھونڈنے میں مدد دیتے۔ بوڑھوں کو سہارا دیتے اور دوسرے خدمت کے کام بجا لاتے۔ خدام نے دوران سفر ریفرشمنٹ کا انتظام اور سہولت بھی مہیا کی۔ ہر ڈبہ میں مستعد خدام ڈیوٹی پر رہتے اور نہایت اخلاص اور جذبہ سے اپنے فرائض نبھاتے اور مہمانوں کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے۔ راستے میں ایک لڑکی چلتی گاڑی سے نیچے گر گئی۔ کمپارٹمنٹ میں ڈیوٹی پر موجود خدام موقع کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے فوراً لپکے اور زنجیر کھینچ کر گاڑی روکی اور چھلانگ لگا کر لڑکی کی طرف بھاگے۔ انچارج صاحب طبی امداد فی الفور موقع پر پہنچ گئے اور زخمی لڑکی کو طبی امداد فوری طور پر میسر آ گئی۔ یہ افسوسناک واقعہ ایک غیر از جماعت دوست کو پیش آیا تھا اور جس مستعدی اور جس اخلاص سے خدام نے بے لوث مدد پہنچائی اپنوں اور دوسروں سبھی نے اس کی بہت تعریف کی۔ گاڑی کے عملے نے انتہا درجہ سے پورا پورا تعاون کیا۔ واپسی پر بھی خدام نے مہمانوں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی۔ راستہ بھر جہاں کہیں سواریاں اترتیں خدام بھاگ بھاگ کر ان کا سامان اتارتے اور دعا کے ساتھ انہیں رخصت کرتے۔

(۳)

مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی کے قائد ڈاکٹر لطیف احمد صاحب اپنی رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم نے باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے مسجد احمدیہ میں خوراک اور رہائش کا بندوبست کیا۔ سپیشل ٹرین کے لئے جھنڈیاں اور قطعات تیار کر دئے گئے۔ خدام کو نارووال بھجوا کر ساری ٹرین کو خوب سجایا گیا۔ نارووال سے گاڑی ٹھیک ساڑھے دس بجے بدوملہی پہنچی۔ تمام خدام نے مہمانوں کا سامان گاڑی میں رکھا اور ٹکٹوں کی خرید میں مدد کی۔ خدام نے خدمت خلق کے بیج آویزاں کر رکھے تھے اور ہر ڈبہ میں ان کی ڈیوٹیاں مقرر کر دی گئیں۔ گاڑی میں لاؤڈ سپیکر نصب کیا گیا تھا جس کے ذریعہ ہدایات تمام گاڑی میں ایک ساتھ نشر کی جاتیں جب تمام احباب اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو نعرۂ تکبیر، اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ زندہ باد کے پرجوش نعروں میں گاڑی نے سٹیشن کو الوداع کہا اور سوئے ربوہ روانہ ہوئی۔

قائد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ خاکسار نے فرسٹ ایڈ کا انتظام بھی کیا ہوا تھا دوران سفر ۳۰ مریضوں کو دوا دی گئی ریلوے سٹاف سے بھی پورا تعاون کیا گیا۔ خدام نے نہایت اخلاص کے ساتھ تعاون ہمدردی اور خدمت خلق کے مظاہرے کئے۔ اور ہر ایک ہدایت پر عمل کیا۔ بفضل خدا تعالیٰ یہ قافلہ ساڑھے چھ بجے شام ربوہ پہنچا۔ پھر تین دن ہم نے ایک نئی دنیا ایک نئے آسمان کے نیچے گزارے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے روح پرور خطابات سے مستفیض ہوئے اور روحانی بالیدگی اور قلبی سرور و طمانیت کی دولت سے مالا مال ہوئے اور اس طرح وہ مقصد پایا جس کے لئے یہ طویل سفر اختیار کیا اور جس سفر کے لئے سارا سال انتظار رہتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے اختتام پر اہل ربوہ نے اپنی پر خلوص دعاؤں کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر سے الوداع کیا۔ واپسی کے سفر کے دوران بھی خدام نے اپنے فرائض خوب مستعدی سے ادا کئے۔ بدوملہی سٹیشن پر جب پہنچے تو ایک ڈبہ میں اٹیچی کیس پڑا ہوا ملا۔ جس کی اطلاع افسر صاحب جلسہ سالانہ کو دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں اٹیچی کیس اپنے مالک تک پہنچ گیا۔

مندرجہ بالا رپورٹوں سے خدام کے ذوق شوق اور جذبہ خدمت کی ایک جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ لائلپور لاہور ملتان نے خاص توجہ سے اس سلسلہ میں خدمت خلق کے فرائض انجام دئے۔ اور خدا کے فضل سے اہل ربوہ میں سے ہزاروں کی تعداد میں خدام احمدیت دو ہفتہ تک مجسم خدمت بن کر اپنے فرائض بجا لاتے رہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احمدی نوجوانوں میں ہمدردی اخوت ایثار قربانی اور بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبہ کو اتنی وسعت دے کہ اپنا پرایا کوئی بھی اس سے کبھی محروم نہ رہے۔ آمین

اعلان گمشدگی

حبیب احمد ولد امیر احمد موضع و ڈاکخانہ دوالمیال ضلع جہلم عمر ۱۲ سال رنگ گندمی پیشانی پر کھڑی لکیر کا نشان جسم دبلا پتلا کئی دنوں سے گھر سے لاپتہ ہے اعزہ بہت پریشان ہیں اگر کسی صاحب کو علم ہو تو مندرجہ بالا پتہ پر مطلع فرمائیں۔ جزاء اللہ احسن الجزاء

بشارت احمد چوہدری صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ شہر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خرید کر خود پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

"غالباً کوئی دوسری ایئرلائن ایسی نہیں جو ایک نئے ملک کی تعمیر و ترقی میں اتنی بھرپور امداد دینے میں پی آئی اے کا مقابلہ کر سکے"

—اینڈریو ولسن
ڈیفنس اور ایوی ایشن کارسپانڈنٹ
اخبار "آبزرور" لندن

وہ اپنے حالیہ شائع شدہ مضمون میں کہتے ہیں:۔
"پی آئی اے کے موجودہ ہوائی بیڑے پر نظر ڈالنے سے ہمیں صرف اس کی وسعت ہی پر حیرت نہیں ہوتی بلکہ اس بات کا اندازہ بھی ہوتا ہے کہ کس طرح اس نے ہمیشہ قابلِ اعتماد آرام دہ اور اعلیٰ کارکردگی کے طیاروں کے حصول میں برابر کوشش کی ہے جو مختلف پروازوں میں استعمال کئے جا سکیں۔"
"ایک طرف تو پی آئی اے نے اندرونی اور بین الاقوامی پروازوں کا جال بچھا کر ملک کے مواصلاتی نظام کی ترقی میں مدد دی تو دوسری طرف اس نے ملک کی ٹیکنالوجی کے لئے بھی ایک بنیاد ڈال کر اتنی ہی اہم خدمت انجام دی ہے۔"
"اس کی کارکردگی کی سب سے نمایاں مثال کراچی ایئرپورٹ پر انجینیئرنگ کا کارخانہ ہے جہاں گرد و غبار سے محفوظ ایئرکنڈیشنڈ ورکشاپ میں عظیم جیٹ ٹربائن سے لیکر چھوٹے الیکٹرونک پرزوں کی دیکھ بھال ہوتی ہے جن پر جدید طیاروں کے تحفظ کا انحصار ہے"
"اور اسی طرح پی آئی اے نے جدید منیجیرینگ تکنیک کی بھی نئی بنا ڈالی ہے۔"
"اگر یہ سچ ہے کہ ترقی یافتہ مواصلاتی نظام سیاسی اور جغرافیائی بندشوں کو توڑ دیتے ہیں تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ پی آئی اے اور پاکستان نے اس امر کی سچائی کو منوا دیا ہے۔"

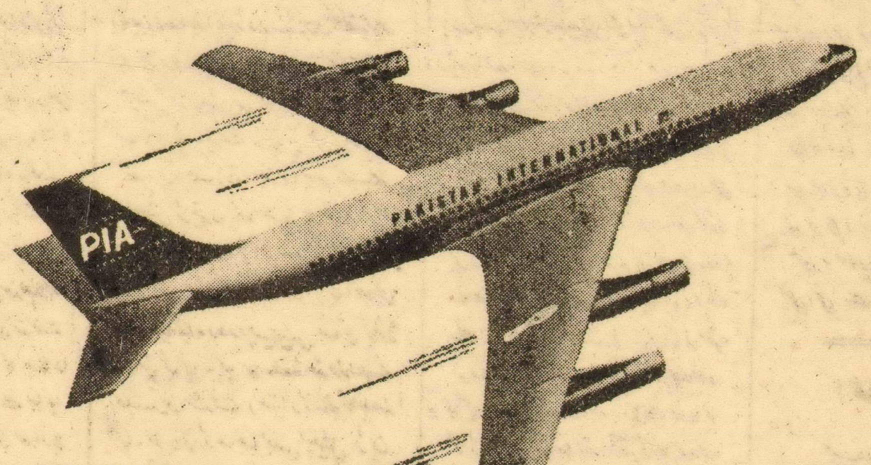

PIA
پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائنز

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ترمیمی ایڈورٹائزمنٹ ٹنڈر نمبر پی آئی ڈی/۵۹/۳-۶۷ مجریہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۷ء کو کھلنے گئے ٹیوبس اور الیکٹرک ایڈ لک سٹنگ مشین ٹیسٹی پلانٹ کے لئے ہیں کے لئے تمام ممکنہ فراہم کنندگان کو بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۶۸ء ایک انکوائری جاری کر دی گئی ہے جو اشیاء فوری طور پر مطلوب ہیں۔
جنہیں یہ ترمیم شدہ ایڈورٹائزمنٹ ٹنڈر وصول نہ ہوئے ہوں اور وہ فراہم کرنے کی پوزیشن میں ہیں انہیں چاہیئے کہ چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز/انسپکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی چھاؤنی سے فوری طور پر رابطہ قائم کریں تاکہ ۵ اپریل ۱۹۶۸ء بوقت ۱/۲ ۱۰ بجے کھلنے والی ٹنڈر انکوائری کا انہیں بلامعاوضہ حسب معمول اجراء کیا جا سکے۔
INF(L) 451

خریدارانِ "خالد" متوجہ ہوں

"خالد" کے خریداروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ مارچ کا رسالہ پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ جن خریداروں کو ابھی تک پرچہ نہ ملا ہو وہ فوری طور پر دفتر کو اطلاع دیں۔ (مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۹۶

میں امۃ الحفیظ زوجہ عنایت اللہ قوم تلغیاد پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ...۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی دو تولے مالیتی ...۲۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ دفتر اوّل ۔۔ ۲)

العبد: امۃ الحفیظ
گواہ شد: محمد حسین سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ
گواہ شد: عنایت اللہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۹۱۹۷

میں نسیم بابر ولد ڈاکٹر سید محمد جی صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر پندرہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے دس روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے دفتر اوّل ۱-۵۰)

العبد: نسیم بابر ولد ڈاکٹر سید محمد جی صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر گوجرانوالہ ۔ ۱۲۹/ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔
گواہ شد: سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ احمدیہ ۱۸/۲/۶۶
گواہ شد: احمد جان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ۱۱/۲/۶۶

مسل نمبر ۱۹۱۹۸

میں سیدہ طاہرہ بیگم زوجہ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر تیئس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ...۱۰۰۰ روپے

۲۔ زیورات ...۳۴ تولہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے خاوند کی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی (دفتر اوّل ۵۰-۳)

الامۃ: سیدہ طاہرہ
گواہ شد: مرزا رفیع احمد
گواہ شد: سید مبارک مسعود شاہ نائب ناظر بیت المال۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ضروری اعلان برائے انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو بطور یاددہانی بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ عہدیداران کے انتخابات از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء جلد از جلد حسب قواعد کروا کر ارسال فرما دیں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک انتخابی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ بعض جماعتیں انتخابات کی رپورٹیں نامکمل بھجواتی ہیں جنہیں مکمل کروانے کے لئے مالی نقصان کے ساتھ ساتھ سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ لہٰذا جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی انتخابات حسب قواعد کروانے کے لئے پوری توجہ فرما دیں۔ جن جن جماعتوں کے پاس قواعد و ضوابط کی کتاب نہیں ہے وہ بذریعہ وی۔پی نظارت ہذا سے منگوا لیں۔

انتخابات کرواتے وقت اور رپورٹیں ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔ احباب جماعت کی بروقت توجہ بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ انتخابی رپورٹیں حسب قواعد اور مندرجہ ذیل ہدایات کے مطابق بھجوائیں گے

۱۔ انتخابی رپورٹ میں منتخب شدہ عہدیداران کے مکمل پتہ جات ضرور درج فرما دیں اور تمام انتخابی رپورٹیں نظارت علیا میں بھجوائیں۔
۲۔ منتخب شدہ عہدیداران میں جو دوست موصی ہوں ان کے وصیت نمبر درج کئے جائیں۔
۳۔ جو منتخب شدہ عہدیدار ان غیر موصی ہوں ان کے متعلق انتخابی رپورٹ پر مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیق رپورٹ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔
۴۔ فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں اور ان میں سے بوقت انتخابی اجلاس کتنے حاضر تھے۔ قواعد کے مطابق جن ممبران کو انتخاب کے اجلاس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے ان کو نکال کر باقی ممبران کا ۱/۳ حصہ ہوگا
۵۔ فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔
۶۔ جن جن جماعتوں میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہاں پر صدر موصیان کا انتخاب حسب قواعد کروایا جائے اور یہ امر ملحوظ رکھیں کہ صدر موصیان کی انتخابی رپورٹ دوسرے عہدیداران کے ساتھ نہ بھجوائی جایا کرے بلکہ براہ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوائی جائے۔
۷۔ مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخابات نظارت ہذا میں نہ بھجوائیں۔ کیونکہ ان کا تعلق نظارت ہذا سے نہیں ہے۔ ان عہدیداران کی منظوریاں متعلقہ دفاتر سے حاصل کی جائیں (۱) قاضی۔ ۲۔ عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ ۳۔ سیکرٹریان تحریک جدید و وقف جدید و فضل عمر فاؤنڈیشن۔
۸۔ صدر موصیان کا انتخاب صرف موصی احباب کر سکتے ہیں۔ صدر موصیان کے انتخاب سے متعلق قواعد اخبار الفضل مورخہ ۱۰/۲/۶۶ اور مورخہ ۱۸/۲/۶۶ میں شائع ہو چکے ہیں۔ نیز اس کے علاوہ بھی متعدد دفعہ شائع ہوئے ہیں۔ احباب ان قواعد کو ملحوظ رکھیں۔

(ناظر اعلیٰ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے شام زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدرآباد میں محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے عزیزہ رقیہ بیگم بنت شیخ فتح علی صاحب کا نکاح عزیز عبداللطیف صاحب ولد دین محمد صاحب سکنہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کے ہمراہ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(خاکسار عبداللطیف فورسیٹ کمپنی حیدرآباد سکرٹری اصلاح و ارشاد)

مسجد "جامعہ نصرت" ربوہ کے لئے گرانقدر عطایا

(حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا ۔ ربوہ)

چندہ دہندگان برائے مسجد "جامعہ نصرت" کی تازہ فہرست پیش کرتے ہوئے مَیں اس نوٹ کے ذریعہ جامعہ نصرت کی تمام "اولڈ سٹوڈنٹس" کو خصوصیت سے مسجد "جامعہ نصرت" کے چندہ کے لئے یاددہانی کرواتی ہوں۔ وہ خود بھی اِس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لیں اور اپنی اس یادگار کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جس کی تعمیر کی ذمّہ داری وہ انشراحِ صدر سے بطیب خاطر منظور کر چکی ہیں وہ نہ صرف خود ہی حصّہ لیں بلکہ اپنے علاوہ اپنے عزیزوں اور دوسری بہنوں میں بھی اِس کی تحریک کریں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ شفقت تعمیر مسجد کے لئے جامعہ نصرت کو نقد رقم بطورِ عطیہ مرحمت فرمائی ہے۔

میری تمام صدر صاحبان لجنہ اماء اللہ سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی حسبِ معمول اور حسبِ توفیق اپنی روائتی شان کے ساتھ اس مسجد کی تعمیر میں حصّہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں اور اپنے اجلاسوں میں بھی اس کی تحریک کریں خانۂ خدا کی تعمیر تو بلا استثناء ہر ایک کے لئے کارِ ثواب ہے۔ بہتر ہو گا اگر یہ چندہ براہِ راست محترمہ پرنسپل صاحبہ "جامعہ نصرت" ربوہ کے نام بھجوایا جائے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا۔

۱۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	-/۱۰۰	وعدہ
۲۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ	-/۱۰۰	"
۳۔ حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ	-/۱۰۰	"
۴۔ بیگم پیر صلاح الدین صاحب	-/۲۰	نقد
۵۔ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	-/۱۰	"
۶۔ نصیرہ بی بی صاحبہ پینڈت والا (لائلپور)	-/۵۰	"
۷۔ بیگم صاحبہ قریشی عبدالرحمٰن صاحب افریقہ	-/۵۰	"
۸۔ صبیحہ بیگم صاحبہ عبدالمنان قریشی افریقہ	-/۵۰	"

۹۔ خورشید اسمٰعیل صاحبہ اوکاڑہ نے نقد دو سو روپے ادا فرمائے ہیں اور مزید -/۳۰۰ کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ بفضلہ تعالےٰ بڑی مخیر خاتون ہیں اور ہر تحریک میں پوری فراخدلی سے حصّہ لیتی ہیں۔ احبابِ کرام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم کی خیر و برکت سے نوازتے ہوئے ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور انہیں ہمیشہ زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق دیتا رہے۔

آمین ؎

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

لیکچرار دینیات کی ضرورت

جامعہ نصرت برائے خواتین میں دینیات کا مضمون پڑھانے کے لئے ایک لیڈی لیکچرار کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت = علیمہ پاس

ابتدائی تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق -/۱۸۰ روپے ماہوار ہوگی۔

درخواستیں ۵ اپریل تک بنام پرنسپل جامعہ نصرت معہ مصدقہ نقول سندات و تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجالس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹوں میں دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات قیادت وقفِ جدید کے تحت کوئی رپورٹ درج نہیں کی جاتی یا بالکل مبہم الفاظ درج کر دئے جاتے ہیں۔ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ ازراہِ کرم اپنی مجلس میں کسی دوست کے سپرد خاص طور پر یہ کام کریں اور معیّن اعداد و شمار کے تحت آئندہ رپورٹ فرمایا کریں تا کام کی رفتار کا اندازہ ہو سکے۔

(قائد وقفِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کشمیری عوام کو جانی قربانیاں دینے کی تلقین

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت کشمیر میں رائے شماری کرانے کے وعدہ سے پھر گئی ہے اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ کشمیری عوام آزادی حاصل کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ انھوں نے کشمیری مسلمانوں سے کہا کہ وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لئے جانی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں۔ شیخ محمد عبداللہ گزشتہ جمعہ کے روز خانقاہ حضرت بل میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ شیخ محمد عبداللہ کی تقریر کے دوران کشمیری عوام فلک شگاف نعرے لگاتے رہے۔

کمیونسٹ لیڈر کا بھارتی حکومت کو مشورہ

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ بھارت کے ممتاز کمیونسٹ لیڈر مسٹر بھوپیش گپتا نے کہا ہے کہ بھارتی حکومت کو مسئلہ کشمیر پر حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے اور شیخ محمد عبداللہ کو ڈرانے دھمکانے کی بجائے ان سے گفت و شنید کر کے اس تنازعہ کو ہمیشہ کے لئے طے کر لینا چاہیئے وہ راجیہ سبھا میں ایک بل پر تقریر کر رہے تھے جس کا مقصد بھارتی سپریم کورٹ کو مقبوضہ کشمیر ہائی کورٹ کے بعض فیصلوں کے خلاف اپیل سننے کا اختیار دینا ہے۔ یہ بل بعد میں منظور کر لیا گیا۔

اعلیٰ قومی کونسل کے اجلاس میں شاہ حسین کی تقریر

عمان ۲۷ مارچ۔ اردن کے شاہ حسین نے تمام عرب ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے اردن کی ٹھوس امداد کریں۔ وہ ملک کی قومی کونسل کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ کونسل میں ۱۵۰ سے زائد اعلےٰ فوجی افسر، سیاستدان، تاجر اور دانشور شامل ہیں۔ انھوں نے ایک بار پھر شاہ حسین سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا اور ان کی تمام حکمت عملیوں کی حمایت کی۔ ادھر اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر لیوی اشکول نے اردن کو متنبہ کیا ہے کہ عرب چھاپہ ماروں کی سرگرمیوں کو اردن کی طرف سے جنگ بندی کی خلاف ورزی سمجھا جائے گا اور اس کے خلاف سخت اقدام کیا جائے گا۔ انھوں نے یہ بات اسرائیلی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہی۔

اسرائیل کو تین سال کے اندر تباہ کر دیا جائیگا

کرامیہ ۲۷ مارچ۔ فلسطینی چھاپہ ماروں کی تنظیم "الفتح" کی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کو تین سال کے اندر تباہ کر دیا جائیگا اور اس کی جگہ فلسطین کی آزاد ریاست قائم کی جائے گی۔ کرامیہ میں ہائی کمان کے لیڈروں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تباہی صیہونی غاصبوں کا مقدر بن چکی ہے۔ اب ان کی بے پناہ فوجی طاقت بھی آزادیٔ فلسطین کا راستہ نہیں روک سکے گی۔

مرکزی وزیرِ خوراک کو صدر کی ہدایت

راولپنڈی ۲۷ مارچ۔ صدر ایوب خاں نے مرکزی وزیر خوراک و زراعت مسٹر شمس الضحیٰ کو ہدایت کی ہے کہ ملک میں ممکنہ خشک سالی کے خلاف موثر طور پر اقدامات کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ملک کی غذائی ضروریات پوری کرنے اور عوام کو معقول نرخوں پر اناج فراہم کرنے کے لئے پوری طرح انتظام کیا جائے۔ انہوں نے وزیر خوراک و زراعت سے متعلقہ مسائل پر بھی تبادلہ خیالات کیا۔ صدر ایوب جو بحالیٔ صحت کے بعد پوری طرح خوش و خرم ہیں کل سہ پہر یہاں مسٹر شمس الضحےٰ سے باتیں کر رہے تھے ؎

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴